سوال

کیا شادی سے پہلے عورت سے بات کرنا جائز ہے؟

جواب

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ر دیا عورت کو اجازت نہیں دی کہ وہ غیر محرم مرد یا عورت سے گپ شپ لگائے یا ایسی گفتگو کرے جس سے فتنے کا اندیشہ ہو۔ اگر کوئی ضروری کام ہو تو ضرورت کی حد تک بات کی جا سکتی ہے۔

ناد باری تعالی ہے :

ب: 53)

ر جب تم ان سے کوئی سامان مانگو تو ان سے پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔

فرمایا :

ب: 32)

نبی کی بیویو! تم عورتوں میں سے کسی ایک جیسی نہیں ہو، اگر تقوی اختیار کرو تو بات کرنے میں نرمی نہ کرو کہ جس کے دل میں بیماری ہے طمع کر بیٹھے اور وہ بات کہو جو اچھی ہو۔

عورت کے وجود میں مرد کے لیے جنسی کشش رکھی ہے، جس کی حفاظت کے لیے پردے کا اور آنکھ نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے، اسی طرح عورت کی آواز میں بھی فطری طور پر دل کشی، نرمی اور نزاکت رکھی ہے، جو مرد کو اپنی طرف کھینچتی ہے، اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو حکم دیا گیا کہ مردوں سے

ہے کہ یہ حکم امہات المومنین کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ امت کی تمام عورتوں کے لیے ہے، کیونکہ ازواج مطہرات امت کی عورتوں کے لیے نمونہ ہیں۔

طرح غیر محرم کے ساتھ خلوت اختیار کرنا بھی حرام ہے۔

نا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ح: 5233، صحیح مسلم، الحج: 1341)

کوئی مرد کسی اجنبی عورت سے تنہائی میں نہ ملے مگر جب قریبی رشتہ دار موجود ہوں۔

سے واضح ہوتا ہے کہ مرد یا عورت کا غیر محرم مرد یا عورت سے گفتگو کرنا جائز ہے، اگر شریعت کے بیان کردہ ضوابط کا لحاظ رکھا جائے، یعنی پردے کے احکامات کا لحاظ رکھا جائے، گفتگو خلوت میں نہ ہو، ایسی گفتگو نہ ہو جو فتنے کے باعث بنے، وغیرہ۔

پ لگانا یا ایسی گفتگو کرنا جس سے فتنے کا اندیشہ ہو حرام ہے۔

والله أعلم بالصواب.